© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

برادرم مکرم جناب محمد اجمل ایوب اصلاحی ندوی نے میری کتاب 'معروف ومنکر' کا مذکورہ بالا عنوان سے بہت ہی شستہ عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ کویت سے حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ یہ محض اللہ کا فضل واحسان ہے کہ عالم عربی میں اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ ایک سال سے کم عرصہ میں اس کے تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ کتاب کے ناشر نے اس پر جو نوٹ لکھا ہے وہ دراصل کتاب کا ایک طرح سے تعارف ہے۔ برادرم سلطان احمد صاحب اصلاحی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(جلال الدین)

استاذ سید جلال الدین عمری نائب صدر ادارۂ تصنیف جماعت اسلامی ہند نے اپنی اس کتاب میں 'امر بالمعروف ونہی عن المنکر' کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے قرآنی حقائق ومعارف سے شادکام کرنے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس سے ایک طرف کتاب کی قدر وقیمت میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف مصنف کی جلالت علمی کا پتہ چلتا ہے۔

دعوت اسلامی کی اصل غرض وغایت 'امر بالمعروف ونہی عن المنکر' ہے لیکن اس کے مفہوم ومدعا کو ٹھیک ٹھیک نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمان اس کی غرض حیثیت اور اور اس کی روح سے غافل ہیں اس کا تو کہیں ذکر ہی نہیں کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فرض پوری شریعت کا نفاذ بھی چاہتا ہے۔

اسی طرح قرآن نے 'دعوت الی الخیر' یعنی بھلائی کی طرف بلانے اور بھلائیوں کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جو حکم دیا ہے اس کا مفہوم بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگوں کی نظروں میں انتہائی محدود ہے۔ اس کے دائرے میں ان کے نزدیک بس صدقات ونوافل اور ان جیسے چند اعمال آتے ہیں۔ اس سے زیادہ کا وہ تصور نہیں کرتے۔ مصنف نے ثابت کیا ہے کہ "خیر" کے معنی بہت وسیع ہیں، حتیٰ کہ جہاد بھی اس میں شامل ہے۔ اس نکتہ آفرینی کی تو انگشت سے ہی داد دینی پڑے گی کہ معروف ومنکر کا اطلاق شرک اور توحید پر بھی ہوتا ہے۔ بلکہ توحید سب سے بڑا معروف اور شرک سب سے بڑا منکر ہے۔

یہ بات نہیں ہے کہ کتاب میں جدت پسندی ہے اور سلف سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مصنف نے جو کچھ کیا ہے وہ یہ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذیل میں علماء امت کی طرف سے جو باتیں منتشر انداز میں کہی گئی ہیں انہیں ایک خاص ترتیب سے جمع کر دیا ہے۔ لیکن یہ ان کی مہارت اور باریک بینی ہے کہ وہ ان انمول موتیوں کو پوری طرح منظر عام پر لانے میں کامیاب ہیں۔ انہوں نے اس اصطلاح کے مختلف معانی پر غور کر کے، ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر اس سے مسائل کا اس طرح استنباط کیا ہے کہ پڑھنے والا اپنے ہاتھ میں ایک انتہائی مرتب اور مدلل چیز پاتا ہے۔ جس کے اندر مسائل ایک ایسی عمدہ ترتیب کے ساتھ زیر بحث آئے ہیں کہ اس کے دل ودماغ میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ کسی مقام پر کوئی الجھن اور تشنگی محسوس نہیں کرتا۔

اس کے ساتھ ہی ہم اس کتاب کے مترجم جناب محمد اجمل ایوب اصلاحی کو بھی خراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنھوں نے مصنف کے خیالات کو عربی کا قالب عطا کرنے کا حق ادا کر دیا ہے کہ آدمی بس پڑھتا چلا جاتا ہے اور اسے کہیں پلٹ کر دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ترجمہ اس قدر مربوط ہے اور زبان وبیان کی نزاکتوں کا اس قدر لحاظ رکھا گیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ خود کسی صاحب زبان کے رشحات قلم ہیں۔ اور جس کی نظر زبان وبیان کی باریکیوں اور اس کی ایک ایک ادا پر ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عالموں کے علم، مخلصوں کے عمل اور سچوں کے اجر سے فائدہ پہونچائے۔ مترجم نے اس قیمتی ہیرے کو بہت ہی شاندار اور عمدہ لباس میں پیش کیا ہے۔ اصل کتاب "معروف ومنکر" کے ملنے کا پتہ:

مکتبہ اسلامی دہلی ۶ صفحات ۱۲۸ قیمت [illegible]

© rasailojaraid.com